بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
# الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۳ | پیر ۴ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ ؛ ۹ صلح ۱۳۶۳ ؛ ۹ جنوری ۱۹۸۴ء | نمبر ۷

## اخبار احمدیہ

### حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اطلاع ○ (مورخہ ۸ جنوری ۱۹۸۴ء)

متلی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے کمزوری اور بے چینی بہت ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

# جماعت احمدیہ کے ۹۱ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حضور ایدہ اللہ کا خطاب

## وقفِ جدید کے تحت بڑی تعداد میں غیر مسلموں کا اسلام کی طرف رجوع ہوا ہے

## سینکڑوں دیہات میں اس تحریک کے ذریعہ اسلام نفوذ کر چکا ہے:

## نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہی ہے

## جماعت کے مختلف اداروں کی طرف سے چھپنے والے اخبارات و رسائل اور کتب کا ذکر

## خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بہت اچھا اور پیارا لٹریچر شائع کیا ہے

قسط نمبر ۵

ربوہ ۲۷ فتح/دسمبر۔ جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ پر سال بھر میں ہونے والے فضلوں اور اللہ تعالیٰ کے انوار کا ذکر فرمایا۔ حضور نے صدر انجمن احمدیہ کے ذکر میں انجمن کے مختلف شعبوں کا ذکر کرتے کے بعد وقفِ جدید انجمن احمدیہ کا ذکر فرمایا۔

حضور نے فرمایا۔ وقفِ جدید حضرت مصلح موعودؓ کی بیماری کے ایام کی آخری تحریک ہے۔ اس نے بڑی تیزی سے ترقی کی۔ اس تحریک نے خصوصاً نو مسلموں کی خدمت کرنے میں نمایاں کام کیا ہے۔ آج اس جلسہ میں ۱۵۰ ایسے نو مسلم آئے ہوئے ہیں جو اس تحریک کے ذریعہ مسلمان ہوئے ہیں۔ اس کے تحت اس کثرت سے اسلام کی طرف رجوع ہوا ہے کہ سینکڑوں دیہات میں اسلام کا پودا لگایا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا جہاں احمدی نہیں پہنچ سکا وہاں خدا کے فرشتے خوابوں میں پہنچ جاتے ہیں اور لوگوں کو احمدیت کے نور کی طرف مائل کر جاتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں ایک ہندو بھگت کا قصہ بھی بیان فرمایا جس نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی اور اتفاق سے وہ ایک احمدی کے گھر گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر پکار اٹھا کہ یہی تو وہ بزرگ ہیں جن کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔

### نظارت اشاعت:

حضور ایدہ اللہ نے نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نظارت بڑی محنت سے کام کر رہی ہے۔ امسال اس کی نمایاں خدمت تفسیر کبیر کی طباعت و اشاعت ہے۔ تفسیر کبیر بازار میں بالکل معدوم ہو چکی تھی اور بڑے مہنگے داموں دستیاب ہو رہی تھی۔ اس کی کمی کی بہت شکایات تھیں اس کی پہلی تین جلدیں اس سال چھپ کر آ گئی ہیں۔ جنہوں نے لینی ہوں جلد لے لیں ورنہ پھر ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔ اسی طرح سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بہت عمدہ طریق پر دوبارہ اچھی کتابت کے ساتھ لکھنے کا پروگرام شروع کیا گیا ہے اس میں تاخیر اس لئے ہوتی ہے کہ ایک کاتب بہت وقت لگاتا ہے تاہم امید ہے کہ ایک دو مہینے کے اندر پہلی جلد آ جائیگی پھر ہر سال دو تین جلدیں مل جایا کریں گی۔ اس کے علاوہ درثمین اردو اور درثمین فارسی نہایت اعلیٰ طباعت کے ساتھ دستیاب ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ میری کتاب "مذہب کے نام پر خون" دوبارہ شائع ہو گئی ہے فقہ احمدیہ شائع ہو گئی ہے۔ اس کی بڑی شدید ضرورت تھی۔ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے اس پر بڑی محنت کی تھی۔ اللہ جزا دے۔ اس کی تدوین کے لئے ایک کمیٹی بھی بنا دی گئی تھی جس میں ایک وقت میں میں بھی شامل تھا۔ اس کے علاوہ اس نظارت نے اسلامی اصول کی فلاسفی۔ "کشتی نوح" اور "چالیس جواہر پارے" بھی شائع کئے ہیں۔

### اخبارات و رسائل:

حضور نے سلسلہ کے مختلف اداروں کی طرف سے شائع ہونے والے اخبارات اور رسائل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سب نے اللہ کے فضل سے ترقی کی ہے۔ روزنامہ الفضل کی اشاعت روزانہ شمارے کی ۴۶۰۰ سے بڑھ کر سات ہزار تک پہنچ گئی ہے خطبہ نمبر ۵۴۰۰ سے بڑھ کر سات ہزار نو سو تک پہنچ گیا ہے۔ رسالہ ماہنامہ "تحریک جدید" بھی اچھی خدمات انجام دے رہا ہے۔ "مصباح" بھی نمایاں ترقی کر رہا ہے۔ گزشتہ سال کی ۵ ہزار کی اشاعت کے مقابل پر اب اس کی اشاعت ۶ ہزار ہے۔ "انصار اللہ" نے بڑی ترقی کی ہے۔ ۳۲۰۰ کی اشاعت کے مقابل پر امسال خریداروں کی تعداد ۵۲۰۰ ہے۔ حضور نے فرمایا۔ "خالد" نے نمایاں ترقی نہیں کی حالانکہ یہ رسالہ بہت اچھا ہے۔ "تشحیذ" کی اشاعت میں بھی کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا یہ بھی اچھا رسالہ ہے۔ ماہنامہ "ریویو آف ریلیجنز" کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا آپ کو اس خبر سے خوشی ہوگی اور آپ سب کو مبارک ہو کہ یہ رسالہ دو ماہ سے گیارہ ہزار سے زائد تعداد میں شائع ہو رہا ہے۔ اس کا ایک ایڈیشن انڈونیشین زبان میں بھی شائع ہو رہا ہے اور اس کے علاوہ عربی، فرانسیسی اور سپینش زبان میں شائع کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں کوشش یہ ہے کہ یہ رسالہ دنیا کی تمام بڑی بڑی اور اہم زبانوں میں شائع ہو کر دنیا کی روحانی تشنگی دور کرنے کا باعث بنے۔

دیگر مصنفین کی طرف سے چھپی ہوئی کتب کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ میری طرف سے یہاں پر اتنی کتب کی اشاعت کا اعلان صحیح نہیں۔ اس رجحان کو اب ختم کر دینا چاہیئے اور اس کو مستقل حصہ نہیں بنانا چاہیئے۔ ہاں ناظر اصلاح و ارشاد کو چاہیئے کہ وہ وقفے کے دوران اعلان کر دیا کریں۔ اس وقت نہیں۔

نظارت اشاعت لٹریچر کا ایک اور کام جماعتوں کو حضور کے خطبہ کی کیسٹ بھجوانا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا بعض خطبے دیر سے چھپتے ہیں اور کیسٹ جلد پہنچ جاتی ہے اس کے بڑے متاثر کن واقعات سامنے آئے ہیں۔ (باقی ص۵ پر)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ پبلشر: مسعود احمد بیرنٹ: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ
الفضل ربوہ

-- ۴ر ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ
-- ۹ر صلح ۱۳۶۳ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# انقلاب انگیز تاثیرات کا حامل
# ایک انتہائی بابرکت موقع

ہمارے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ کی ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ ان ایام میں لاکھوں انسانوں کو مرکزِ سلسلہ میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور انفرادی اور اجتماعی رنگ میں دردمندانہ اور متضرعانہ دعائیں کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ یہ دعائیں جنابِ الٰہی میں مقبول ہو کر تائید و نصرت الٰہی کو جذب کرنے کا موجب بنتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں نئے تائیدی نشانوں کے ظہور کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

جلسہ سالانہ کی اس عظیم الشان برکت سے ہم ہر سال ہی مستفیض ہوتے ہیں اور اس طرح قبولیتِ دعا کے نشانوں کا ظہور ہمارے لئے ہر سال ہی ازدیادِ ایمان و ایقان کا موجب بنتا ہے۔ امسال ہمارے اکانوے ۹۱ ویں جلسہ سالانہ کے دوران ایک ایسا بابرکت موقع آیا کہ جس نے انبیائے ماسبق کو پیش آنے والے واقعات، ان کی قوموں کی طرف سے حق کی انتہائی شدید مخالفت اور ظلم و استبداد کی گرم بازاری اور اس کے بالمقابل انبیائے کرام اور ان پر ایمان لانے والے بے بس و لاچار اور بے یار و مددگار انسانوں کے عدیم النظیر صبر و ثبات اور اپنے مولیٰ کے حضور آہ و زاری اور دعاؤں میں ان کے درجۂ کمال کو پہنچے ہوئے استقلال، الغرض حق و باطل کی باہمی کشمکش اور اس کے انجام کے تمام پہلو ایک ایک کر کے لاکھوں سامعین کی آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح گزرنے لگے اور یہ حقیقت اور بھی زیادہ پختگی کے ساتھ ان کے دل میں گڑ گئی کہ حق کے مخالف خواہ تعداد میں کتنے ہی زیادہ اور قوت و طاقت اور دبدبہ و مقدرت میں کتنے ہی بڑھے ہوئے کیوں نہ ہوں، اور حق کے خلاف ان کی تدبیریں خواہ کتنی ہی خوفناک اور پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہلانے والی کیوں نہ ہوں اور ظلم و بربریت کو اس کی انتہا تک پہنچانے سے متعلق ان کے ارادے کتنے ہی ہولناک اور ہیبت ناک کیوں نہ ہوں، وہ بجز خدا کے اور کسی سے نہ ڈرنے والے اہلِ حق کو خوفزدہ نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی حق کو مٹانے کے منصوبوں میں وہ کبھی کامیاب ہو سکتے ہیں اس لئے کہ کمزور و بے بضاعت اہلِ حق کی طاقت کا راز انکے عدیم النظیر صبر و ثبات اور خدائے قادر و توانا کے حضور ان کی عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں میں مضمر ہوتا ہے۔

وہ انمول موقع جس نے معرکۂ حق و باطل اور خدائے قادر و عزیز کی ازلی تقدیر کی رُو سے اس کے حتمی اور یقینی انجام سے متعلق جلسہ سالانہ کے لاکھوں لاکھ سامعین کی معرفت کو اس کے نقطۂ عروج تک پہنچانے میں صورِ اسرافیل کا اثر دکھایا مست و بیخود بنا دینے والا ایک عجیب انقلاب انگیز موقع تھا۔ وہ انقلاب انگیز موقع یکایک اس وقت پیدا ہوا جب جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ر دسمبر ۱۹۸۳ء کو اس روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے معرکہ آراء خطاب سے قبل لاہور کے مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے اپنے وجد آفریں لحن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام سنایا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ ہمہ تن گوش لاکھوں سامعین کو اچانک اپنے جان و دل سے عزیز آقا کا منظوم کلام سننے اور اس سے مستفیض ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید کے مائک تک آنے اور لب کشا ہونے سے قبل تک کسی کے خیال میں بھی نہ تھا کہ ہم پہلی بار اپنے پیارے آقا کے پُر معارف منظوم کلام سے محظوظ ہونے کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے ہیں۔ مکرم جاوید صاحب کے اس اعلان پر کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُر معارف اور شیریں کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ احباب میں بجلی کے کرنٹ کی طرح خوشی کی لہر دوڑ گئی اور وہ سراپا اشتیاق ہو کر ہمہ تن گوش بن گئے۔ ایک ایک شعر معرکۂ حق و باطل سے متعلق قرآنی آیات کی اثر و جذب اور علم و عرفان میں ڈوبی ہوئی تفسیر پر مشتمل تھا۔ سامعین شرابِ معرفت کے ایک جرعہ کے بعد دوسرا جرعہ پیتے اور عالم بے خودی میں سر دھنتے رہے۔ پہلے شعر نے ہی انہیں مست و بے خود بنا دیا ؎

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو! آفتِ ظلمت و جور ٹل جائے گی
آہِ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا رُخ پلٹ جائیگا رُت بدل جائے گی

(باقی صفحہ ۴ پر)

# جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء

مے و مینا تھے، جام تھا اُس کا
میکشو! اِذنِ عام تھا اُس کا

جم گئی عشق کی نظر اُس پر
حُسن بالائے بام تھا اُس کا

لفظ لفظ اُس کا دل میں ڈوب گیا
کیسا پیارا کلام تھا اُس کا!

فرد فرد اپنے راستہ پہ رواں
کتنا محکم نظام تھا اُس کا!

روح پرور تھے شکر کے سجدے
کیا قعود و قیام تھا اُس کا!

کب ہوا ختم ذکرِ ختمِ رسلؐ
تذکرہ صبح و شام تھا اُس کا

ظالموں کو دعائیں دیتا تھا
کیا حسیں انتقام تھا اُس کا!

خود مسیحا کی شان کیا ہوگی
یہ تو یار و غلام تھا اُس کا

نازِ ناہید اُس پہ کرتا تھا
کیوں نہ کرتا، امام تھا اُس کا

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

# انصار اللہ کو زبانیں سیکھنے کے لئے باضابطہ مہم چلانی چاہیئے

## اگر آپ نے تیاریاں نہ کیں تو یہ پھیلتے ہوئے کام آپ سے سمیٹے نہیں جائیں گے

## اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود جگہ جگہ انتظامات فرما رہا ہے: یوگنڈا میں دو سال میں ۲۳ نئی جماعتیں بن گئیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ سے جو خطاب فرمایا وہ صیغہ زود نویسی نے اپنی ذمہ داری پر ماہنامہ انصار اللہ کے شمارہ دسمبر ۱۹۸۳ء میں شائع کروایا ہے۔ الفضل یہ خطاب ریکارڈ کی خاطر ذیل میں شائع کر رہا ہے۔ (ادارہ)

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:۔

### یہ تقریب ایک خاص رنگ رکھتی ہے:

سب سے پہلے تو میں مجلس انصار اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ تقریب پیدا کی جس میں ہم باہمی محبت و اخوت کے ماحول میں اکٹھے بیٹھ کر آج کھانا کھائیں گے ہر سال یہ تقریب ایک خاص رنگ رکھتی ہے اور اس میں شمولیت کا بہت لطف آتا ہے۔ میرا خیال تو یہ تھا کہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ آپ سے کل کے آخری خطاب میں سفر سے متعلق کچھ باتیں کروں گا پھر اس کے بعد بھی مجلس تحریک جدید کی طرف سے ایک تقریب ہے۔ اس میں بیان کرنے کے لئے بھی میں نے ایک حصہ ذہن میں رکھا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے سفر چونکہ بڑا مصروف تھا اس لئے بہت سی ایسی باتیں ہیں جو پھر بھی رہ جائیں گی اور یاد آتی رہیں گی۔ اب بھی بعض دفعہ کچھ ایسی باتیں یاد آتی ہیں جن کی طرف پہلے دھیان نہیں رہا ہوتا مگر جو رپورٹیں شائع ہوں گی ان میں ان شاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ بہت ساری باتیں احباب کے علم میں آجائیں گی۔

### اللہ تعالیٰ کے فضل سے:

اب جب ایڈریس میں یہ ذکر کیا گیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمین کے ایک کنارہ تک نہ صرف پہنچنے کی بلکہ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی تو اس پر مجھے یاد آیا کہ یہ بھی کوئی باقاعدہ سکیم کے تابع نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے از خود ایسا انتظام ہوا کیونکہ ہمارا ارادہ وہاں جا کر محض وہ جگہ دیکھنا تھی اور دعا کرنا تھی۔ اس سے زیادہ کوئی تبلیغی پروگرام میرے ذہن میں نہیں تھا لیکن وہاں پہنچنے کے بعد بلکہ عملاً چلنے سے پہلے ہی مجھے یہ بتا دیا گیا تھا کہ وہاں ایک سکول والوں سے ہم نے درخواست کی ہے کہ سکول میں ایک ایڈریس ہو جائے وہ چونکہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے اس لئے وہاں زیادہ بڑی جگہ نہیں وہی سکول ہی ہے جو ان کی تعلیم کا مرکز ہے اور INTELLIGENTIA وغیرہ وہیں آتے ہیں تو ان کا یہ خیال تھا کہ بچوں سے مختصراً بات کی جائے اور وہ بھی عام نیکی کی سادہ سی باتیں بچوں کو سمجھانے کے لئے اس سے زیادہ کوئی ضرورت نہیں ہے۔

### تبلیغ پر تان ٹوٹی:

لیکن جب میں سکول پہنچا تو ذہن میں ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ لیکن تمہید از خود ہی ایسی بن گئی کہ بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ پر جا کر تان ٹوٹی اور بچوں کی زبان میں آہستہ آہستہ سمجھاتے ہوئے میں نے دیکھا کہ بچوں کی آنکھوں میں بھی چمک ہے اور ماشاء اللہ وہ دلچسپی لے رہے ہیں اور جو بڑے آئے ہوئے تھے ان میں ہندو بھی تھے اور عیسائی بھی تھے انہوں نے بڑی گہری دلچسپی لینی شروع کر دی اور کافی دلچسپ خطاب ہوا اور وہاں سب کی طرف سے بہت دلچسپی کا اظہار کیا گیا۔ چنانچہ میں نے انہیں ہدایت دی کہ جو لوگ دلچسپی لے رہے ہیں ان کے ADDRESSES لکھے جائیں اور بعد میں ان سے رابطہ رکھیں۔ امید ہے کہ جماعت احمدیہ بھی ان سے رابطہ رکھے گی۔ پس واقعتاً اس زمین کے کنارے پر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔

### جزیرہ تویونی میں جماعت کا وجود:

دوسرے وہاں جا کر ہمیں یہ تعجب ہوا کہ وہاں بھی پہلے سے ہی جماعت موجود تھی حالانکہ جماعتوں کی جو باقاعدہ رسمی فہرستیں ہمیں دکھائی گئی تھیں ان میں جزیرہ تویونی (TEVUNI) کا نام نہیں تھا کہ وہاں کوئی جماعت ہے مگر جب وہاں پہنچے تو وہاں باقاعدہ جماعت موجود تھی اور وہ اپنے محبت کے اظہار کے لئے ہار لے کر آئے ہوئے تھے۔ ان میں مرد بھی تھے۔ عورتیں بھی تھیں اور ایک جوڑے سے متعلق تو علم ہوا کہ وہ وہاں بڑا اچھا مبلغ ہے اور کافی تبلیغ کر رہا ہے۔ تو ان سے میں نے کہا کہ آپ یہاں ہمارے باقاعدہ رضاکار مبلغ ہیں اور ہم نے آپ سے پوری جماعت لینی ہے تو انہوں نے بڑی محبت اور خوشی سے کہا کہ ہاں ہم ان شاء اللہ تعالیٰ تبلیغ کریں گے۔

### اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے:

پس اللہ تعالیٰ خود ہی اپنی طرف سے جگہ جگہ انتظامات فرما رہا ہے لیکن جس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل ظاہر ہو رہے ہیں انہیں سمیٹنے کے لئے بھی تو پوری تیاری ہونی چاہیئے۔ جب پھل پکتے ہیں تو اس وقت بھی ایک بڑی ذمہ داری عائد ہوا کرتی ہے۔ پھل پکتے ہیں تو بغیر محنت کے ملنے شروع ہو جایا کرتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ بعض دفعہ صرف درخت کو جھنجھوڑنا پڑتا ہے لیکن اس پھل کو سمیٹنا اور اس سے استفادہ کرنا بھی محنت چاہتا ہے۔ یہ مفت میں نہیں آجایا کرتا۔

چنانچہ ہم نے امریکہ وغیرہ میں دیکھا ہے کہ جب چیریز (CHERRIES) یا سٹرابری (STRAWBERRY) وغیرہ کی فصلیں پکتی ہیں تو وہاں ان کے لئے لیبر پرابلم ہے جو اتنی مہنگی پڑتی ہے کہ پھر لوگ وہ پھل خرید ہی نہیں سکتے۔ وہ پھر ایسی لیبر لیتے ہیں جیسے سکول کے طلباء وغیرہ اور انہیں یہ اجازت ہوتی ہے کہ وہاں جتنا چاہیں کھائیں۔ وہ مفت میں ہے اور کسی کھاتے میں نہیں جاتا۔ اس طرح انہیں سستی لیبر مل جاتی ہے اور ان کے شوق پورے ہو جاتے ہیں۔ سارا دن ٹرپ بھی ہو گئی اور وہ پھل بھی سمیٹا اور پھر ایک ڈالر میں آپ کو ایک ٹوکری دیتے ہیں کہ اپنی مرضی سے جتنا چاہیں بھر لیں جو پھل باہر دس یا بیس ڈالر میں بھی نہیں آسکتا وہ آپ کو ایک ڈالر میں مل جاتا ہے۔

کیونکہ زیادہ محنت کی قیمت ہے لہٰذا جہاں پھل بڑی کثرت سے پیدا ہوتے ہیں وہاں سمیٹنا ایک مشکل بن جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## تیئیس ۲۳ نئی جماعتیں:

پس اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہیئے کہ ہمیں سمیٹنے کی توفیق ملے۔ کیونکہ جس طرح ہر جماعت میں دلچسپی پیدا ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل غیر معمولی طور پر ظاہر ہو رہے ہیں اب تو سمیٹنے کی بڑی سخت فکر پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں یوگنڈا سے ہمارا جو وفد آیا ہے جس میں امیر صاحب کراچی اور چوہدری شبیر احمد صاحب تھے ان سے جو حالات معلوم ہوئے ہیں اس پر بڑا تعجب ہوا کہ اکثر جماعتیں جو اس وقت وہاں موجود ہیں ان میں سے اکثریت وہ ہے جو گزشتہ چند سال کے اندر بنی اور تیزی سے پھیل رہی ہیں۔ جہاں یہ وفد جاتا رہا وہاں عیسائی بھی اور دوسرے مسلمان بھی بڑی محبت اور شوق سے آتے رہے اور ان کی موجودگی میں ہی بعض نے ان سے محبت کے اظہار کئے اور یہ کہا کہ ہم تعاون کرتے ہیں۔ آپ یہاں آئیں اور بعض بیعتیں بھی ہوئیں جب انہوں نے ANALYSIS کیا تو یہ پتہ چلا کہ تیس ۳۰ میں سے تیئیس ۲۳ نئی بنی ہیں۔ یعنی یوگنڈا میں اس وقت تک تیس ۳۰ جماعتیں ہیں جن میں سے تیئیس ۲۳ گزشتہ دو سالوں میں بنی ہیں۔ تو وہاں آدمی چاہئیں۔ اب مثلاً ایک مبلغ جو وہاں کے باشندے ہیں محمد علی کاٹرے وہ تو یہ سارا کام نہیں سنبھال سکتے اور جو وہاں پاکستانی ہیں ان میں بدقسمتی سے یہ رجحان ہے کہ زیادہ زبانیں نہیں سیکھتے۔

## زبانیں سیکھنے کی طرف توجہ:

میں نے پچھلی دفعہ بھی تحریک جدید کو کہا تھا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بھی بڑے دیر سے کہتے رہے اور بار بار بہت زور دیا اور بعض اوقات خفگی کا بھی اظہار کیا لیکن پتہ نہیں ہمارے مزاج میں خصوصاً پنجابی مزاج میں زبانیں سیکھنے کی طرف توجہ ہی نہیں ایک پنجابی کہیں مل جائے سہی تو وہ آپس میں پنجابی بولتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ انگلینڈ میں ایک دوست تھے جو قریباً ۵۵ سال وہاں رہے اور جب مجھ سے ملاقات ہوئی تو وہ انگریزی کا ایک فقرہ بھی نہیں بول سکتے تھے۔ ہاں پنجابی ٹھیٹھ بولتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جی بات یہ ہے کہ جب سے میں یہاں آیا چھوٹی عمر تھی یعنی چودہ سال کی اور اسی وقت سے مجھے پنجابی ماحول مل گیا اور اس وقت سے ہم آپس میں پنجابی بولتے ہیں۔ پنجابی میں ہی کہا کہ — "کھائے کھسماں نوں انگریزی" یہ کون سیکھے۔

## خطرناک رجحان:

پس یہ رجحان بڑا خطرناک ہے ترقی کرنے والی قومیں جو پھیلنے اور غالب آنے والی ہیں ان میں تو زبان کا جنون ہونا چاہیئے جہاں وہ جائیں زبان پر توجہ دیں اور فوراً سیکھنا شروع کر دیں۔ اس کے لئے بچے والی ذہنیت سب سے اچھی اور مفید ہوتی ہے۔ بچے کی ذہنیت خدا تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ اس میں کوئی تکلف نہیں اسے شرم کوئی نہیں ہے جیسا وہ سنتا ہے ویسا ہی بے تکلفی سے بول دیتا ہے۔ شروع میں توتلی زبان بولتا ہے لیکن وہ سننے والوں کو بڑی پیاری لگتی ہے۔ جو لوگ نئی زبانیں سیکھتے ہیں اس قوم کے لوگ جن کی وہ زبان ہے وہ اس پر ہنستے نہیں بلکہ ان پر انہیں بڑا پیار آتا ہے۔

میں نے بعض دفعہ اپنے لوگوں کو کہا کہ جب ہمارے عثمان چینی صاحب نئے نئے آئے تھے تو وہ دو چار فقرے ٹیڑھے میڑھے بولتے تھے تو ان پر بڑا پیار آتا تھا۔ مگر پنجابی سمجھتا ہے کہ میری بے عزتی ہوگی اور یہ لوگ مجھ پر ہنسیں گے وہ اپنے آپ کو غلط انگریزی یا دوسری زبان غلط بولنے کے لئے تیار ہی نہیں پاتا۔ یہ ایک نفسیاتی COMPLEX ہے حالانکہ نئی زبان چاہے جس قوم کی بھی ہو وہ دوسرے کے لئے بہر حال غیر زبان ہے قوم والے تو آپس میں حقارت نہیں کرتے وہ خود ہی ایک دوسرے کی نظروں سے شرمندگی سے بچنے کے لئے علم سے محروم رہ جاتے ہیں۔

## زبان بولنے سے آتی ہے:

چنانچہ میں نے پچھلی دفعہ انگلستان میں لوگوں سے کہا کہ میں انگریزی بولتا ہوں اس پر مجھے کوئی مجبور نہیں ہے کوئی ملکہ نہیں ہے۔ میں ہمیشہ تھرڈ کلاس سٹوڈنٹ رہا ہوں لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے ایک فرض ڈالا ہے اس لئے مجھے کوئی شرم محسوس نہیں ہوتی۔ جہاں تک اظہار بیان کا سوال ہے مجھے اتنا پتہ ہے کہ میں بالآخر کر لیتا ہوں تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی ہے۔ آپ بھی اس طرح کریں۔ آپ کیوں شرماتے ہیں۔ چنانچہ بعض مبلغین جو پہلے اردو بولا کرتے تھے انہیں میں نے مجبور کیا اور کہا کہ اب آپ کو حکم ہے کہ آپ نے ان مجالس میں جن میں کوئی انگریز آیا ہو اردو نہیں بولنی۔ نتیجتہً وہ جو آتے رہے ہیں وہ سرک بھی جاتے رہے ہیں وہ سمجھتے تھے کہ یہ ان لوگوں کی جگہ ہے۔ اب بھی بعض ملکوں میں اس واضح ہدایت کے باوجود ابھی پچھلے ہفتہ مجھے بعض شکائتیں ملی ہیں کہ آپ کے مبلغین اپنی زبان بولتے ہیں۔ جب مجلس لگتی ہے تو پنجابی یا پاکستانی آپس میں باتیں شروع کر دیتے ہیں اور ہم لوگوں کو ایک طرف باہر رکھا ہوتا ہے جس طرح ہم اپنے ملک میں بھی غیر ملکی ہیں۔ بات یہ عجیب ہے کہ ایک تو آپ ان کے دل جیتنے جائیں اور پھر سلوک یہ کریں کہ اپنے ملک میں وہ غیر ملکی محسوس ہوں پھر وہ پیچھے ہٹنے لگ جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں میں ایک سے زائد ایسے خط آئے ہیں تو اس وقت تحریک جدید کے صدر اور وکیل اعلیٰ بھی موجود ہیں وہ اس پہلو سے بھی یہ بات نوٹ کریں۔

## مرکز میں ایسے آدمی ہونے چاہئیں:

آپ سے میں یہ کہتا ہوں کہ آپ زبانیں سیکھیئے۔ جتنے انصار ہیں آپ کی عمر ایسی نہیں ہے کہ آپ سیکھ نہ سکیں۔ پس آپ کو خدا تعالیٰ نے جو بچپن کا ملکہ عطا فرمایا ہے وہ حاصل کر لیں اور سیکھنے میں بے تکلف ہو جائیں۔ کوئی شرم محسوس نہ کریں ٹوٹے پھوٹے جتنے فقرے سیکھے جاتے ہیں بے شک سیکھیں اور انہیں بولیں اور اپنے لئے زبانیں چنیں کیونکہ اب اگر آپ کو باہر جانے کی توفیق نہ ملے تو باہر والوں نے تو یہاں آنا ہی آنا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے رُخ پڑ چکا ہے وہ دن بدن پھیلتا چلا جائے گا انہیں سنبھالنے کے لئے مرکز میں ایسے آدمی ہونے چاہئیں جو ان کی زبانیں جاننے والے ہوں اور بول سکتے ہوں۔

## انصار اللہ کو مہم چلانی چاہیئے:

پس انصار اللہ کو یہ مہم چلانی چاہیئے اور کوشش کریں کہ کوئی نہ کوئی زبان آ جائے اگر باہر کی نہیں سیکھ سکتے تو اپنے ملک کی دوسری زبانیں سیکھیئے۔ سندھ میں ہمارے مربی ہیں اور اکثر ایسے ہیں جنہیں سندھی نہیں آتی وہ کام کس طرح کریں گے۔ کچھ سمجھ نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض کو تو آتی ہے لیکن ایک بڑی تعداد ایسی ہے کہ ان کی پوسٹنگ میں یہ پرابلم بن جاتی ہے تو انجمن کو بھی چاہیئے کہ اپنے مربیان کی زیادہ دلچسپی کے ساتھ نگرانی کرے۔ اگر آپ نے تیاریاں نہ کیں تو یہ پھیلتے ہوئے کام آپ سے سمیٹے نہیں جائیں گے جو جہاد کی تیاری کرتا ہے وہی اللہ تعالیٰ سے پھل پاتا ہے۔ اسی کو پھر ہمت کی توفیق ملتی ہے ورنہ ایسے وقت میں پکڑا جاتا ہے کہ تیاری نہیں ہوتی۔ وقت باہر جانے کا آتا ہے اور وہ ابھی جوتیاں تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ تو پھر وہ لوگ ایسے موقعوں سے پیچھے رہ جایا کرتے ہیں۔ اب چونکہ TEMPO تیز ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ساری دنیا میں انقلابی تبدیلیاں پیدا فرما رہا ہے اس لئے اب انصار میں کوئی بڈھا نہیں رہنا چاہیئے سارے جوان ہوں ماشاء اللہ! اور ہمت اور کوشش کے ساتھ قدم آگے بڑھائیں اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔ اللہ تعالیٰ راہنمائی فرمائے اور حوصلے اور طاقتوں میں وسعتیں عطا فرمائے۔" (آمین)

---

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

صبر کی تلقین اور پیشگوئی کے رنگ میں اس کے انتہائی شیریں پھل کا حسین تذکرہ سنتے ہی ان پر عجیب وارفتگی کا عالم طاری ہوا۔ انہوں نے نہ صرف بے اختیار نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے بلکہ زیر لب کلمات تمجید و تحمید کا ورد کرنے لگے۔ نظم کے بقیہ اشعار دعا کی تلقین اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات کے واقعاتی شواہد پر مشتمل تھے۔ بالخصوص ان اشعار نے تو احباب پر وہ اثر کیا کہ چھوٹے بڑے سب مجسم دعا بنے بغیر نہ رہے اور دیکھتے ہی دیکھتے روحیں گداز ہو کر آستانہ الوہیت پر پانی کی طرح بہنے لگیں ؎

تم دعائیں کرو یہ دعا ہی تو تھی، جس نے توڑا تھا سر کبر نمرود کا
ہے ازل سے یہ تقدیر نمرودیت، آپ ہی آگ میں اپنی جل جائیگی
یہ دعا ہی کا معجزہ تھا کہ عصا، ساحروں کے مقابل بنا اژدہا
آج بھی دیکھنا مرد حق کی دعا، سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

اور پھر اس شعر نے تو ان کے ایمانوں کو پختہ سے پختہ تر کر کے نور یقین سے ایسا پُر کیا کہ ان کے چہروں سے نور پھوٹنے لگا اور جلسہ گاہ اور اس کی فضا منور ہوئے بغیر نہ رہی ؎

دیر اگر ہے تو اندھیر ہرگز نہیں، قول اُملیٰ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ
سُنَّۃُ اللّٰہِ ہے لاجرم بالیقیں، بات ایسی نہیں کہ بدل جائے گی

الغرض ساری ہی نظم (جو یکم جنوری کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے) اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ (البقرہ آیت ۱۵۴) اور وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ (ابراہیم آیت ۱۶) کی نہایت ہی لطیف واقعاتی تفسیر پر مشتمل تھی جس نے سامعین کو ایک اور ہی عالم میں پہنچا دیا اور دلوں کو نور یقین سے پُر کر کے انہیں ایسا گداز کیا کہ غلبہ حق کی دعائیں دلوں کی گہرائیوں سے نکل نکل کر آسمان کی طرف بلند ہونے لگیں اور دل گواہی دینے لگے ؎

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فجی کے ڈیٹ لائن والے جزیرہ تاویونی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

# خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ مجھے پکارو گے تو میں تمہیں ہدایت دوں گا

## خدا کا پانا بظاہر جتنا مشکل نظر آتا ہے اتنا ہی یہ آسان کام ہے

## چھوٹے چھوٹے بچے بچپن میں ہی خدا کو پکارنے کی عادت ڈال لیں تو دیکھیں گے کہ اللہ کس قدر پیار کرنے والا ہے

فجی کے دورہ ۱۹۸۳ء کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۲ ستمبر ۱۹۸۳ء کو اس جزیرہ میں بھی تشریف لے گئے۔ جہاں سے انٹرنیشنل ڈیٹ لائن گزرتی ہے۔ اس جزیرہ کا نام "تاویونی" ( TAVEUNI ) ہے۔ ڈیٹ لائن کے مقام کے قریب ایک قصبے "سومو سومو" ( SOMO SOMO ) کے ایک سکول میں حضور نے بچوں سے خطاب فرمایا۔ یہ خطاب صیغہ زود نویسی نے اپنی ذمہ داری پر ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" کے شمارہ جنوری ۱۹۸۴ء میں شائع کروایا ہے۔ ہم یہ خطاب ریکارڈ کی خاطر ذیل میں ہدیہ قارئین کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

### بچوں سے آسان اردو میں باتیں:

مجھے اس وقت آپ سے کچھ باتیں کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ اس لئے میں آپ سے کچھ باتیں کروں گا آسان اردو زبان میں تاکہ بچے بھی سمجھ سکیں اور جن لوگوں کو زیادہ اردو زبان نہیں آتی ان کو بھی پتہ لگ جائے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور آسان انگریزی میں بھی۔ اگرچہ آپ میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اچھی انگریزی جاننے والے ہیں لیکن کچھ ایسے بھی ہوں گے جن کو اردو زبان نہیں آتی اور انگریزی بھی زیادہ نہیں جانتے۔ اس لئے میں کوشش کروں گا کہ جو میں کہنا چاہتا ہوں اسے آسان زبان میں بیان کروں تاکہ آپ لوگ سمجھ سکیں۔

### زندہ خدا پر پختہ یقین:

میرا فرقہ جس سے میرا تعلق ہے وہ ایک مذہبی فرقہ ہے، ایک مذہبی جماعت ہے اور اس کا نام ہے احمدیہ مسلم کمیونٹی۔ یعنی اسلام کی احمدیہ جماعت۔ ہماری جماعت کو بہت سے مسلمان، مسلمان نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں تم اپنا نام جو مرضی رکھ دو ہم تمہارا مسلمان ہونا قبول نہیں کریں گے اور اس وجہ سے بعض ملکوں نے بھی ہمیں اسلام سے نکال رکھا ہے۔ اس کے باوجود ہم پڑے گہرے مذہبی ہیں اور اس بات پر پکا یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ایک زندہ خدا ہے اور اسلام ایک سچا مذہب ہے۔

### عقلمند انسان کا کام:

میں آپ کو تفصیل سے یہ نہیں بتاؤں گا کہ ہمارے اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے کیونکہ اس کا وقت نہیں ہے۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم کون ہیں۔ ہمیں کیا سمجھا جاتا ہے، پھر جو میں باتیں کروں گا آپ کی مرضی ہے ان کو قبول کریں یا نہ کریں۔ اتنا ضرور کہوں گا کہ جو میری باتیں ہیں ان کے متعلق یہ دیکھیں کہ وہ درست ہیں یا غلط ہیں۔ یہ نہ سوچیں کہ کس کی طرف سے آئی ہیں۔ پس جو باتیں میں کہوں گا آپ یہ دیکھیں کہ وہ اچھی ہیں یا بری ہیں۔ اگر میں آپ سے اچھی باتیں کہتا ہوں تو آپ ان باتوں کو مان لیں۔ کیونکہ عقلمند انسان کا یہ کام ہے کہ یہ دیکھے کہ جو بات ہو رہی ہے وہ اچھی ہے یا بری ہے۔ اچھی بات اگر مٹی میں سے ملے تو انسان کو چاہیئے اس کو قبول کر لے اور اگر گندگی ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر رکھی گئی ہو تب بھی اسے رد کر دے۔ یہ زندگی کا صحیح طریق ہے جسے آپ کو اختیار کرنا چاہیئے۔

### کائنات کو پیدا کرنے والا ایک خدا ہے:

میرا پیغام آپ کو یہ ہے کہ ہم سب ایک خدا کے بندے ہیں، اور ہمارا مالک ایک ہے۔ وہ مذہب بھی جو ایک سے زیادہ خداؤں کی عبادت کرنے کی تلقین کرتے ہیں ان کا بھی عقیدہ یہی ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ اس میں کوئی فرق نہیں۔ وہ سب مانتے ہیں کہ جہاں تک انسان کا تعلق ہے یا اس کائنات کا تعلق ہے اس کا پیدا کرنے والا بہرحال ایک ہے۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ کچھ لوگوں کو کسی ایک خدا نے پیدا کیا ہے اور کچھ دوسروں کو کسی دوسرے خدا نے پیدا کیا۔ اس لئے اگر ہم ایک جگہ اکٹھے ہونا چاہتے ہیں، اگر ہر انسان ایک دوسرے سے پیار کرنا چاہتا ہے تو اس طرف توجہ کرنی پڑے گی کہ ہم ایک خدا کے پیدا کردہ لوگ ہیں۔ کیونکہ اگر ایک خدا کے نہیں تو پھر ہمارے اکٹھے ہونے کا کوئی سامان نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم ایک خدا کی مخلوق ہیں تو پھر جس طرح ایک ماں باپ کی اولاد آپس میں محبت کرتی ہے اسی طرح انسان کو لازماً ایک دوسرے سے محبت کرنی پڑے گی۔

### ایک اہم سوال:

ہم جب یہ سمجھ چکے کہ ہمارا ایک ہی خدا ہے جس نے ہم سب کو پیدا کیا۔ فجیین کو بھی اور ہندوستانیوں کو بھی۔ انگریزوں کو بھی اور امریکن کو بھی تو کیوں پیدا کیا؟ یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ اس کے لئے ہمیں اپنے خدا کی طرف جانا پڑے گا۔ جس نے پیدا کیا وہی جانتا ہے کہ کیوں پیدا کیا۔ اور وہی علم رکھتا ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ اس لئے ہر انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے خدا کو تلاش کرے۔

### خدا کو کیسے ڈھونڈیں؟

یہ دو باتیں جب آپ سمجھ جاتے ہیں تو ایک تیسرا سوال پیدا ہوتا ہے جو بظاہر بڑا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ اس سوال کا جواب انسان نہیں دے سکے گا اور پھنس جائے گا۔ وہ سوال یہ ہے کہ ہم اس خدا کو کیسے ڈھونڈیں۔ کس مذہب کے ذریعہ خدا کو پائیں۔ لیکن اگر ہم غور کریں تو ہمیں اس کے لئے ایک آسان رستہ بھی مل جاتا ہے۔

### خالق سے ملانے کے دعویدار:

یہ سوال مشکل اس لئے ہے کہ دنیا میں سینکڑوں مذاہب ہیں اور ہر مذہب کا دعویٰ ہے کہ خدا میرے پاس ہے۔ ہر مذہب کا یہی اعلان ہے کہ اگر تم اپنے (CREATOR) خالق سے ملنا چاہتے ہو تو میرے پاس آؤ۔ اب انسان بڑی مشکل میں پڑ گیا۔ کہ ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(COMMODITY) جنس ہے جو ہم نے لینی ہے اور سینکڑوں دکانیں ہیں۔ اور سب دکانیں کہتی ہیں کہ ہمارے پاس ہے۔ اور ہے کسی ایک کے پاس۔ یہ تو خطرہ ہے کہ شاید ان میں سے کسی کے پاس بھی نہ ہو۔ لیکن ان سب کے پاس نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہر ایک الگ الگ رستہ بتا رہا ہے۔ یہ مشکل پڑ گئی۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ یہ سوال آپ کو بہت ہی مشکل نظر آئے گا۔

## بھوکے کو روٹی کی تلاش:

اب مشکل یہ ہے کہ یہ دکانیں جو میں بتا رہا ہوں جو کہتی ہیں۔ خدا ہمارے پاس ہے ان کے متعلق تھوڑی دیر کے لئے سوچئے کہ وہ خدا کی بجائے روٹی دیتے ہیں اور آپ بھوکے ہیں اور ہر دکان میں بے شمار ڈبے پڑے ہوئے ہیں اور خود دکاندار کو پتہ نہیں کہ کس ڈبے میں روٹی ملے گی۔ اور وہ کہتا ہے ٹھہرو میں تلاش کرتا ہوں اور وہ دیکھتا ہے اور آپ بھی دیکھتے ہیں کہ ہے بھی یا نہیں۔ گپ تو نہیں مار رہا۔ جھوٹ تو نہیں بول رہا۔ اور اتنا وقت لگ جاتا ہے کہ آپ دو یا تین دکانوں میں گھومیں اور روٹی تلاش کریں تو پیشتر اس کے کہ آپ کو روٹی ملے آپ بھوک سے مر جائیں۔

## سارے مذاہب کا مطالعہ امر محال

یہ اس وقت دنیا کا حال ہے اور حقیقت یہی ہے کہ بالکل یہی حال ہے۔ یہاں فجی میں اس تاوے یوتی جزیرہ میں پیدا ہونے والا انسان یہ طاقت ہی نہیں رکھتا کہ ساری دنیا کی زبانیں سیکھے، ساری دنیا کے مذاہب کا مطالعہ کرے کہ خدا کہاں ہے۔ آپ کی تو نسلیں گزر جائیں، ایک کے بعد دوسری نسل پیدا ہو اور وہ بھی تحقیق کرے تب بھی ساری دنیا کے مذاہب کی زبانیں پڑھنا، ان کا مطالعہ کرنا، پھر یہ مقابلہ کرنا کہ کون سچا ہے کون جھوٹا ہے۔ کس کے پاس دلیل ہے اور کس کے پاس نہیں ہے یہ ناممکن ہے۔

## خدا سے ملنے کا ڈھنگ سیکھیں

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا بہت آسان جواب ہے اور وہ یہ ہے کہ جس مذہب کی بھی تم پیروی کرو گے آخر خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ اس لئے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔ جہاں ہو وہیں بیٹھے رہو۔ جو چاہو کرو اور جس طرح چاہو کسی مذہب کے مطابق زندگی اختیار کر لو تم اپنے خدا سے مل جاؤ گے۔ یہ بڑا آسان جواب ہے اور سب کو خوشی ہوگی کہ اب کسی تحقیق کی ضرورت نہیں رہی۔ جس جگہ ہم پیدا ہوئے ہیں وہیں بیٹھے رہیں کافی ہے ہمیں خدا مل جائے گا۔ یہ آسان تو ہے لیکن معقول جواب نہیں ہے۔ بالکل معقول جواب نہیں کیونکہ ہر چیز ہر جگہ اس لئے نہیں مل سکتی کہ ہر چیز کا ایک نہ ایک نشان ہوتا ہے مثلاً کسی جگہ زمین میں سونا ہے تو وہ سونا اپنا اثر ظاہر کرتا ہے تبھی لوگوں کو پتہ لگتا ہے کہ یہاں سونا ہوگا پھر وہ زمین کھودتے ہیں۔ کہیں کوئی پھول کھلا ہو اس کی خوشبو سے آپ معلوم کر لیتے ہیں کہ یہاں پھول ہے۔ اگر کہیں کسی اور دھات کا مادہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً کہیں تانبا ہے کہیں ہیرے ہیں تو سائنسدان معلوم کر لیتے ہیں کیونکہ ان کو علم ہوتا ہے کہ ان دھاتوں کی یہ یہ نشانیاں ہیں اور وہ سطح زمین پر ظاہر ہو جاتی ہیں۔ ورنہ یہ کہنا کہ جس جگہ زمین کھودو گے سونا مل جائے گا۔ جہاں کھودو گے تانبا مل جائے گا یہ ہے تو بڑا آسان طریقہ لیکن اس طرح ساری عمر کھودتے رہیں گے ملے گا کچھ نہیں کیونکہ ملنے کے لئے طریقہ اور ڈھنگ ہونا چاہیئے۔ اسی طرح خدا کی علامتیں بھی ہر جگہ ملنی چاہئیں اور جب تک یہ معلوم نہیں کریں گے کہ خدا سے ملنے کا ڈھنگ کیا ہے اس وقت تک آپ کو کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ آپ کی کوششیں بے کار جائیں گی۔

## ہر مذہب خدا تک نہیں لے جا سکتا

لیکن جب ہم مذاہب کو دیکھتے ہیں اور ان کی تعلیمات پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر مذہب میں خدا مل ہی نہیں سکتا کیونکہ مذاہب کا آپس میں بہت گہرا اختلاف ہے۔ کوئی خدا کا کچھ تصور پیش کرتا ہے اور کوئی کچھ اور تصور پیش کرتا ہے پھر سچے خدا کا سوال پیدا ہوگا وہ کہاں ہے کیونکہ بعض مذاہب خدا کی طرف بات منسوب کر کے کہتے ہیں کہ گویا خدا کہتا ہے کہ میں ایک سے زیادہ ہوں میں لاکھوں ہوں تم لاکھوں چیزوں کی پوجا کرو۔ تب تم مجھے ملو گے۔ ایک اور مذہب کہتا ہے کہ نہیں میں صرف ایک ہوں لاکھوں نہیں ہوں۔ قانونِ قدرت کو دیکھو ہر جگہ میں ہی نظر آؤں گا۔ میرے مظاہر نظر آئیں گے۔ دو خداؤں کی مخلوقات نظر نہیں آئیں گی۔ اس لئے میں اکیلا خدا ہوں مجھے مانو۔ اب ظاہر ہے کہ دونوں مذہب ایک وقت میں تو سچے نہیں ہو سکتے۔ ایک یہ کہے کہ میں لاکھوں خدا ہوں ایک کہے میں ایک خدا ہوں۔ مثلاً یہودیت کہتی ہے ایک خدا ہے اور عیسائیت کہتی ہے نہیں تین ہو گئے۔ شروع میں ایک خدا تھا لیکن حضرت عیسٰے علیہ السلام کے آنے کے بعد تین خدا ہو گئے۔ یعنی باپ۔ بیٹا اور روح القدس اب یہ باتیں ایک وقت میں تو سچی نہیں ہو سکتیں کہ خدا ایک بھی ہو اور تین بھی ہوں ایک بھی ہو اور ہزار بھی ہوں۔ پھر تعلیم میں اتنا فرق پڑ جاتا ہے۔ مثلاً ایک مذہب کا خدا کہتا ہے میں یہاں کے سوا کہیں نہیں ہوں۔ اب بتایئے آپ کو ہر مذہب میں خدا کہاں سے مل جائے گا؟ اس لئے یہ تو صحیح ہے کہ خدا ہر جگہ موجود ہے۔ لیکن یہ کہنا غلط اور جھوٹ ہے کہ ہر مذہب خدا تک لے جاتا ہے۔

## جائیں تو جائیں کہاں

اب مشکل یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ہر مذہب کا خدا الگ الگ باتیں کر رہا ہے۔ جب اپنے متعلق بات الگ الگ کرتا ہے اور جس خدا کو یہ بھی پتہ نہیں کہ میں کون ہوں وہ سچا خدا کہاں سے ہو گیا یا ایک مذہب میں کہتا ہے میں ایک ہوں، دوسرے میں کہتا ہے میں تین ہوں، تیسرے میں کہتا ہے میں پندرہ بیس ہوں، چوتھے میں کہتا ہے میں کئی ہزار ہوں تو اب ہم کس کی بات مانیں۔ صاف پتہ لگا کہ ہر بات سچی نہیں ہے ایک ہی سچی ہوگی اس لئے پھر وہی مشکل درپیش ہمیں اس سوال کا کوئی حل تو نہ ملا۔ پھر ہم اسی مصیبت میں دوبارہ پھنس گئے۔ اب خدا سے ملنا ہے مرنے سے پہلے ملنا ہے۔ اس لئے اسے کہاں سے ڈھونڈیں؟

## خدا کے ملنے سے زندگی کا مقصد پورا ہوتا ہے

ہر مذہب کی بات چھوڑیئے فی الحال ہم واپس انسان کی طرف جاتے ہیں۔ دنیا کے پردے پر ہزاروں قسم کے انسان موجود ہیں اور ہر انسان سے خدا کہتا ہے کہ میں تمہارا مالک اور خالق ہوں۔ میں نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ تم مجھ سے ملو گے تو تمہاری زندگی کا مقصد پورا ہوگا۔ میں تمہیں رہنا سکھاؤں گا۔ میں تمہیں جینا سکھاؤں گا۔ میں تمہیں بتاؤں گا کہ کس طرح میرے پاس لوٹنا ہے۔ واپس میرے پاس کیسے آنا ہے اور مختلف قسم کے جو انسان ہیں ان میں بھاری تعداد ایسے لوگوں کی ہے جن کو لکھنا پڑھنا بھی نہیں آتا اور لکھنا پڑھنا سیکھنے کے لئے ان کے پاس کوئی طاقت نہیں۔ کیونکہ غریب لوگ ہیں ان کو یہ طاقت نہیں ہے۔ کہ وہ غیر ملکوں میں جائیں اور تحقیق کریں۔

## خدا کو پانے کے لئے خود خدا سے دعا کریں

پس یہ مسئلہ تو پھر وہیں کا وہیں رہا۔ جہاں سے بات شروع ہوئی وہیں جا ٹھہری۔ اس لئے سوچنے والی بات یہ ہے کہ اس کا علاج کیا ہے۔ اس کا علاج میں آپ کو بتاتا ہوں۔ اس کے سوا کوئی علاج نہیں۔ علاج یہ ہے کہ خود خدا سے ہدایت پانے کی دعا کی جائے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس مسئلے کا یہی حل پیش کیا ہے۔ قرآن کریم ہماری کتاب یعنی اسلام کی کتاب ہے اور کہتی ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ کہ اگر بندہ چاہے اور دعا کرے تو وہ اس کو ہدایت دے گا۔ پس ہدایت اللہ سے ملتی ہے۔ انسان جب کبھی اللہ سے ہدایت پانے کے لئے دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی پکار سن کر جواب دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کہتا ہے کہ سارے انسانوں کو خوشخبری ہو کہ خدا نے وعدہ کیا ہے کہ جب تم مجھے پکارو گے اور مجھے ڈھونڈو گے تو میں تمہیں ہدایت کی طرف رستہ دکھاؤں گا۔ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔

(العنکبوت آیت: ۷۰)

پھر فرماتا ہے:۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرہ آیت: ۱۸۷)

یہ جو دو آیتیں میں نے قرآن کی پڑھی ہیں ان میں اس سوال کا حل موجود ہے۔

## قرآن نے معقول حل پیش کیا ہے

اب آپ یہ دیکھئے کہ آپ کے دل کو یہ حل پسند آتا ہے کہ نہیں۔ آپ کے دماغ کو اچھا لگتا ہے کہ نہیں۔ اگر اچھا لگتا ہے تو پھر اس بات کا کیا غصہ کہ یہ قرآن میں ہے جس کو ہم نہیں مانتے۔ اس لئے ہم یہ حل نہیں مانیں گے۔ معقول آدمی کا تو کام ہے۔ اگر سونے کی خواہش ہے تو جہاں سے سونا ملے اس کو قبول کرے اچھا حل ہے اچھا جواب جہاں سے ملے اسکو لینا چاہیئے اور میں یہ بتاتا ہوں کہ قرآن کریم میں اس سوال کا جواب موجود ہے اور ہے بھی بہت معقول اور بڑا اچھا۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو مجھے تلاش کرنا چاہتے ہیں مجھ پر فرض ہے کہ میں ان کو اپنا رستہ دکھاؤں، اپنا قرب عطا کروں۔ کیونکہ انسان تو کمزور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے لیکن خدا اور خالق اور مالک اور GOD اور پرماتما اور پرمیشور (جو نام آپ اس کا رکھیں) وہ تو کمزور نہیں۔ اس کو پتہ ہے میں کہاں ہوں۔ انسان اس کو ڈھونڈ ہی نہیں سکتا جب تک وہ خود نہ بتائے۔ اس لئے خدا نے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کی اپنے اوپر ذمہ داری ڈالی۔ چنانچہ خدا کہتا ہے کہ تم نے میرے پاس آنا ہے تو مجھ سے پوچھو میں کہاں ہوں بجائے اس کے کہ لوگوں سے پوچھتے رہو۔ کبھی پنڈت کے پاس جاؤ کبھی پادری کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ میں کہاں ہوں۔ تم کہاں کہاں دھکے کھاؤ گے، کس کس دروازے کی بھیک مانگو گے، کس کس دکان پر پہنچ کر تلاشیاں لوگے کہ خدا ہے یا نہیں۔ خدا فرماتا ہے تم مجھے آواز دو۔ میں تمہاری آواز کو سنتا ہوں۔ میں ہر جگہ موجود ہوں۔ میں تمہاری آواز کا جواب دوں گا۔ میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں کہاں ہوں اور کس طرح مل سکتا ہوں۔ میں تمہیں ہدایت دوں گا، تم سے پیار شروع کر دوں گا۔

## بچپن میں دعا کی عادت ڈالیئے

پس یہ تو بالکل الٹ قصہ نکلا۔ خدا کا پانا جتنا مشکل نظر آرہا تھا اتنا ہی یہ تو بہت ہی آسان ہوگیا کہ انسان کا کام ہے دعا کرے اور خدا سے پوچھے کہ اے خدا تو کہاں ہے خدا کہتا ہے اے میرے بندو! تم مجھے بلاؤ تو سہی میں تمہارے پاس ہوں گا اور تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔ چنانچہ قرآن کریم سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خدا بچوں سے بھی پیار کرتا ہے اور بوڑھوں سے بھی۔ کالوں سے بھی پیار کرتا ہے اور گوروں سے بھی۔ وہ سب کا خدا ہے۔ اس لئے یہ نسخہ میں آپ کو بتانے کے لئے آیا ہوں کہ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اللہ کہاں ہے۔ اللہ سے پوچھنے کی عادت ڈالیئے۔ اگر چھوٹے چھوٹے بچے۔ بچپن میں ہی کسی چھوٹی یا بڑی مشکل یا مصیبت کے وقت خدا کو پکاریں۔ مثلاً کسی کی پنسل بھی گم ہوجائے اور وہ پیار سے یقین سے دعا کرے کہ اے میرے خدا! مجھے تو کوئی طاقت نہیں۔ مجھے تو اپنی پنسل کا بھی پتہ نہیں کہاں گئی تو میری مدد فرما۔ پھر وہ دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔ وہ حیران ہوجائے گا کہ خدا کتنا پیار کرنے والا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں سے بھی پیار کرتا ہے۔

## آسان، یقینی اور معقول رستہ

اسی طرح جب آپ بچپن سے اپنے خدا سے محبت کرنا سیکھ جائیں گے، پیار کرنا سیکھ جائیں گے اللہ تعالیٰ آپ سے محبت و پیار شروع کر دے گا۔ پھر یہ خدا کی ذمہ داری ہے کہ آپ کو مرنے نہ دے جب تک اپنا رستہ نہ دکھا دے۔ اس سے زیادہ آسان اس سے زیادہ یقینی اور اس سے زیادہ معقول رستہ خدا تک پہنچنے کا کوئی نہیں۔ اس لئے میں آپ کو جس خدا کی طرف بلا رہا ہوں۔ یہ صرف فرضی خدا نہیں ہے خیالی خدا نہیں ہے۔ یہ ایسا خدا ہے جس سے مجھے واسطہ پڑ چکا ہے۔ اب بھی پڑتا ہے۔ بچپن میں بھی پڑا اور میں نے اس کو اسی طرح ہمیشہ محبت کرنے والا پیار کرنے والا اور دعاؤں کو قبول کرنے والا پایا ہے

## ہر مشکل کے وقت خدا کو پکاریں

اور وہ بچوں کی دعاؤں کو بھی سنتا ہے۔ چنانچہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ آپ اس بات کو تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ میں نے اپنے بچوں کو بچپن سے یہی تربیت دی ہے کہ تم ہر مشکل کے وقت خدا کو کہا کرو اور اس سے دعا مانگا کرو۔ وہ پہلے ہے میں بعد میں ہوں۔ میں تو پیدا ہوا پتہ نہیں کب مر جاؤں گا لیکن ہمارا خدا تو ہماری پیدائش سے بھی پہلے موجود تھا اور اس پر تو کبھی موت نہیں آئیگی۔ اس لئے بچوں کو یہ سکھانا ضروری ہے کہ پہلے اپنے خدا سے تعلق جوڑیں اور پھر اپنے ماں باپ سے۔ تب وہ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل ان پر نازل ہوں گے۔ چنانچہ میرے بچوں نے جب بھی دعائیں کیں ایسے حیرت انگیز طور پر پوری ہوئیں کہ کئی دفعہ ان کو یقین نہیں آتا تھا اور خدا تعالیٰ اتنی جلدی قبول فرماتا ہے۔

## محبت الٰہی کے کرشمے

پس اپنے خدا کو جاننا ہو تو اس سے دعا کریں محبت اور پیار کے ذریعہ اس سے تعلق قائم کریں۔ پھر وہ خود آپ کو مل جائے گا وہ آپ کو لے جائے گا اس مذہب کی طرف جو سچا مذہب ہے وہ آپ کو روشنی عطا کرے گا اس سے زیادہ نہ آپ کچھ کر سکتے ہیں نہ میں کچھ بتا سکتا ہوں۔ میں نے تو اسی کو سچائی پایا ہے اور یہی میں آپ کو بتانے کے لئے آج حاضر ہوا ہوں۔

# تقریب رخصتانہ

میری بیٹی عزیزی فوزیہ شائق سلمہا اللہ کا نکاح خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ گذشتہ سال ۱۷ مارچ ۱۹۸۳ء بہمراہ عزیزم مظفر احمد میاں خلف الرشید برادرم مکرم محمد احمد میاں صاحب سینئر وائس پریذیڈنٹ نیشنل بنک آف پاکستان لاہور بعوض حق مہر مبلغ تیس ہزار روپے محترم بریگیڈیئر وقیع الزمان صاحب نے بمقام لاہور پڑھا تھا۔

اب ۱۸ دسمبر ۱۹۸۳ء عزیزہ کی تقریب رخصتانہ خدا کے فضل سے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص دعاؤں سے اسلام آباد میں باحسن طریق عمل میں آئی۔ احباب جماعت اسلام آباد اور راولپنڈی کے علاوہ فضائیہ بری اور بحری افواج کے افسران اور دیگر سول حکام نے شرکت فرمائی اور ظہرانہ کے بعد جس کا انتظام انجینئرنگ آفیسرز میس مال روڈ راولپنڈی میں کیا گیا تھا۔ تمام عزیز و اقربا اور دوستوں نے عزیزہ کو اپنی دعاؤں سے رخصت کیا۔

عزیزم مظفر احمد میاں حضرت میاں محمد یوسف صاحب مرحوم سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے پوتے ہیں اور عزیزہ فوزیہ حضرت چوہدری دوست محمد خان صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی ہیں۔

اس بابرکت موقع پر میرے بہت سے عزیز دوستوں نے مبارک بادی کے تار اور خطوط ارسال فرمائے ہیں۔ میں تمام احباب کا تہ دل سے مشکور ہوں اور مزید ملتجی ہوں کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت ثابت کرے۔

(سکوڈرن لیڈر ریٹائرڈ مشتاق احمد شائق۔ ربوہ)

# اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبد الرؤف یوسف صاحب ابن مکرم محمد یوسف خان صاحب آف فیروز پور چھاؤنی (حال اسلام آباد) کا نکاح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب ناظر امور عامہ نے مکرمی چوہدری نذیر احمد صاحب محلہ دار الصدر شمالی ربوہ کی صاحبزادی عزیزہ زمبیلہ ہما کے ہمراہ بعوض مبلغ ۲۵ ہزار روپے مہر مسجد مبارک میں مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۸۳ء کو پڑھا اور حضرت اقدس نے دعا میں شمولیت کی۔ احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

(محمد اکرم یوسف ۲۷ سکول روڈ۔ شالیمار ۳ - اسلام آباد)

# اعلان گمشدگی

سائیکل نمبر ۵ مارکہ پیکو مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۳ء دفتر امور عامہ میں دوپہر ایک بجے تبدیل ہوگئی ہے۔ کرایہ کی سائیکل ہے کرایہ دار دکاندار جاوید احمد غلہ منڈی سے حاصل کی گئی ہے کامران شوز سٹور گولبازار پر جمع کروا دیں (جمیل احمد خان محلہ دار الرحمت وسطی مکان نمبر ۳۶ ربوہ)

حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن کی ماہانہ رپورٹ ہماری دکان سے مورخہ ۲۷/۱۲/۸۳ کو کوئی صاحب غلطی سے لے گئے ہیں جس صاحب کے پاس ہوں یا ان کو پتہ ہو تو مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔ شکریہ۔

(نذیر فوٹو سٹیٹ ربوہ یا رانا مبارک احمد ۲۶ سٹیلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ۱۸)

# گمشدہ بٹوا

برادرم مکرم سعید احمد انور آف بریڈ فورڈ لنڈن کا ایک بٹوا جس میں مندرجہ ذیل اشیاء تھیں مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۳ء کو گول بازار ربوہ سے جلسہ گاہ مردانہ تک آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔

۱۔ ٹریولر چیک مبلغ ۲۰۰ پونڈ
۲۔ دستخط شدہ تین عدد چیک بلینک (BLANK)
۳۔ ۳۱ پونڈ کرنسی نوٹ
۴۔ تقریباً ۱۰۰ روپے پاکستانی کرنسی نوٹ

جن صاحب کو یہ بٹوہ ملے یا اس کے بارے میں کوئی اطلاع ہو تو براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(میر مبشر احمد طاہر آف پسرور ۲۶ دار العلوم غربی ربوہ)

**طلباء نتائج نکلنے پر حضور ایدہ اللہ کو اپنے نتیجہ کی اطلاع ضرور دیں!**
مہتمم امور طلباء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مکرم حاجی خدا بخش صاحب درویش قادیان وفات پا گئے

## اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم حاجی خدا بخش صاحب وفات پا گئے۔ مکرم حاجی صاحب مرحوم موضع شادیوال ضلع گجرات (پاکستان) کے رہنے والے تھے۔ جب ملک تقسیم ہوا اس وقت مرحوم قادیان میں ہی تھے۔ درویشانہ زندگی کو واپس وطن جانے پر ترجیح دی۔ مستقل طور پر قادیان رہنے کا ارادہ کر لیا اور اس عزم کو آخر دم تک انشراح صدر سے خوب نبھایا۔

ابتدائی دور میں بہت مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر بہت صبر و شکر اور خوشدلی کے ساتھ اس وقت کو بھی گذارا۔ پاسپورٹ اور ویزا جاری ہونے پر اپنے عزیزوں اور دوستوں کو ملنے کے لئے پاکستان آتے رہے۔ مرحوم کو بعض دوسرے درویش بھائیوں کے ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہو گئی۔ مرحوم عبادت گذار، اپنے دوستوں سے محبت کرنے والے اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ بیوی کی وفات پر دوسری شادی نہ کی۔

قریباً ایک سال سے انہیں شوگر کا عارضہ لاحق ہو گیا تھا۔ اور گذشتہ ششماہی میں یہ مرض بڑھتا ہی گیا آخر وقت مقرر آ پہنچا اور مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۸۳ء گیارہ بارہ بجے دن اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

وقت وفات ان کی عمر ۸۰ برس تھی۔ اسی دن بعد نماز جنازہ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ (ناظر خدمت درویش)

# جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں ۱۰-۱۱-۱۲ جنوری بروز منگل۔ بدھ اور جمعرات جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں منعقد ہو رہی ہیں بہت سی دلچسپ کھیلیں مثلاً روک دوڑ۔ اور میوزک ریس بھی پروگرام میں شامل ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں!

(منتظم اشاعت سالانہ گیمز جامعہ احمدیہ)

# ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کی نئی سالانہ قیمت

خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ 'خالد' اور ماہنامہ 'تشحیذ الاذہان' کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور قائدین اضلاع و علاقہ کی میٹنگ میں یہ امر پیش ہوا کہ موجودہ مہنگائی کے پیش نظر ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان (جو کئی سالوں سے زیر بار چلے آ رہے ہیں) کی مالی حالت کو خسارے سے بچایا جائے۔ سو یہ فیصلہ کیا گیا کہ رسائل پر جو کم سے کم لاگت، سالانہ آتی ہے اس کے مطابق ان کا چندہ مقرر ہونا چاہیئے۔ اس میٹنگ کی سفارش کے مطابق محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے یکم جنوری ۱۹۸۴ء سے ماہنامہ خالد کی سالانہ قیمت پچیس ۲۵ روپے اور ماہوار قیمت دو ۲ روپے پچاس ۵۰ پیسے اور تشحیذ کی سالانہ قیمت بیس ۲۰ روپے اور ماہوار قیمت دو ۲ روپے فی پرچہ مقرر فرمائی ہے۔ اسی طرح اشتہارات کا ریٹ چار صد روپے فی صفحہ ماہوار اور سالانہ نمبرز کا پانچ صد روپے فی صفحہ ہوگا۔

امید ہے خریداران و ایجنٹ صاحبان اس اضافہ پر ہمارے ساتھ حسب سابق تعاون جاری رکھیں گے تاکہ یہ رسائل اپنا بوجھ خود اٹھا سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ ربوہ)

(بقیہ صفحہ اول)

حضور نے ایک غیر احمدی ڈرائیور کا واقعہ بیان کیا جو سفر کے دوران یہ کیسٹ سن کر رو پڑا تھا۔ حضور نے فرمایا ایسے تاثرات ساری دنیا سے آ رہے ہیں۔

## خدام الاحمدیہ کی کتب:

خدام الاحمدیہ کی طرف سے شائع کردہ کتب کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ انھوں نے ماشاء اللہ بہت اچھا اور پیارا لٹریچر شائع کیا ہے۔ ایک کتاب ہمارے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارے میں ہے جس کا نام "پہلا احمدی مسلمان سائنسدان" ہے۔ اس کے علاوہ "طارق بن زیاد" اور "حضرت امام ابوحنیفہؒ" کے متعلق کتابیں ہیں۔ نیز "ایک شہزادے کی سچی کہانی" حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کے حالات کے بارے میں شائع کی گئی ہے۔

وکالت تصنیف نے مکرم نسیم سیفی صاحب کی کتب "PRONOUNCEMENT OF PROMISED MESSIAH" اور "SO SAID THE PROMISED MESSIAH" (اقتباسات از ملفوظات جلد اول تا سوم) شائع کی ہیں۔

(باقی)

الفضل میں اشتہار دینا
کلید کامیابی ہے۔ (مینیجر)

لیٹ داخلہ

الیکٹرونکس اور ریفریجریشن اینڈ ایئرکنڈیشننگ ٹریڈز میں لیٹ داخلہ ۱۰ جنوری تک جاری رہے گا۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

آپ کا اپنا قابل اعتماد ادارہ
مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر ربوہ

ہر قسم کی سکنی جائیداد پلاٹس و مکانات کی خرید و فروخت کیلئے ہم سے رجوع فرمائیں۔ پروپرائیٹر:

خواجہ عبدالمومن۔ مومن کلاتھ ہاؤس و مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر
گولبازار ربوہ — فون ۵۱۷

# درخواست دعا

خاکسار کے پوتے کی جلسہ کے ایام میں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ جملہ احباب سے بچہ کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عباد اللہ گیانی۔ منیجر الفضل ربوہ)

-- خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ جمیلہ قربان صاحبہ عرصہ چھ ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ علاج معالجہ سے بھی فرق نہیں۔ انہیں برائے علاج لاہور لے جا رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے ہمشیرہ محترمہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں سے محفوظ رکھے آمین!

(میر مبشر احمد طاہر آف پسرور ۲/۱۶ دارالعلوم غربی ربوہ)

# معذرت

مورخہ ۷ جنوری کا پرچہ پریس کی مشین ٹوٹ جانے کی وجہ سے ربوہ میں بروقت تقسیم نہیں ہو سکا خاکسار معذرت خواہ ہے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی:-
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان